ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور
بیادگار
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور
۱۹ر جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ
۱۵ر اکتوبر ۱۹۶۵ء
مرکز مطبوعات انجمن خدام الدین لاہور

(مسلسل)

# درس حدیث

حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی

## انگلیاں چاٹ لینا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ طَعَامًا فَلَا یَمْسَحْ یَدَہٗ حَتّٰی یَلْعَقَھَا اَوْ یُلْعِقَھَا۔ (متفق علیہ)

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھا چکے تو ہاتھ نہ پونچھے جبتک کہ اُس کو خود نہ چاٹ لے یا دوسرے کو نہ چٹوا دے۔

## راوی

ابن عباسؓ نام عبداللہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباسؓ کے صاحبزادے اور حضرت میمونہ ام المومنین کے بھانجے ہیں۔ ہجرت سے تین سال پہلے پیدا ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت تیرہ سال کے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو علم و تفسیر اور حکمت و دانائی کی دعا دی، امت کے سب سے بڑے عالم قرار پائے۔ جبرئیل علیہ السلام کو دو بار دیکھا۔ مسروق کہتے ہیں سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے۔ ۶۸ھ میں طائف میں وفات پائی۔ اکہتّر سال عمر پائی۔

## حل الفاظ

یلعقہا پہلا لفظ بفتح یاد عین باب سمع سے اور دوسرا بضم یاد کسرہ عین باب افعال سے اول چاٹنا ہے دوم دوسرے کو کہنا کہ وہ چاٹ لے۔ اسی سے فعول بمعنی وزن ہے۔

لَعُوْق چٹنی ہے۔ ضمیر یہ کی طرف ہے جو مؤنث ہے مگر مراد انگلیوں کا چاٹنا یا دوسرے کو چٹوانا ہے۔ کیونکہ مسلم شریف کی ایک حدیث کے لفظ اس طرح ہیں اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کو چاٹنے کا حکم دیا ہے) اس سے معلوم ہوا کہ انگلیوں کا چاٹنا مراد ہے پورے ہاتھ کا نہیں۔

## تشریح

اس حدیث شریف میں بظاہر نہ پونچھنے کا ذکر ہے اور ابوداؤد کی حدیث میں مندبل یعنی رومال وغیرہ سے پونچھنا آیا ہے۔ اس لئے یہاں بھی کپڑے سے ہاتھ صاف کرنا اور اس سے پہلے چاٹ لینا مراد ہوا تو یہ حدیث اس کی دلیل ہو گئی۔ کہ ہاتھ کا دھونا فرض و واجب نہیں ہے مستحب ہے اور کارِ ثواب ہے ثواب ان حدیثوں سے ثابت ہے جن میں دھونے کا ذکر ہے۔ بعض حدیثوں میں بھی آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن کو انگلی سے چاٹنے یعنی صاف کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور ایک حدیث یہ بھی ہے کہ لقمہ یا کوئی کھانے کی چیز گر جائے تو اس کو صاف کرکے کھا لو۔ اور شیطان کے واسطے نہ چھوڑو۔ ابن حزم وغیرہ ظاہری فرقہ نے ان سب حدیثوں سے فرضیت اور وجوب سمجھ لیا ہے ان کے نزدیک انگلیوں کو چاٹنا یا چٹوانا، برتن کو انگلیوں سے صاف کرنا، گرے ہوئے لقموں کو صاف کرکے کھا لینا واجب ہے لیکن اصولِ حدیث کا یہ قاعدہ ہے کہ اگر کسی حکم کی وجہ کوئی ایسا کام بتایا جائے جس کے حاصل کرنے نہ کرنے میں انسان کو اختیار ہو تو حکم وجوبی نہیں ہوگا استحبابی ہوگا۔ یعنی سنت غیر مؤکدہ تاکہ وجہ کا اختیار باقی رہے اس لئے علمائے احناف کے نزدیک یہ سب مستحب ہے۔ کیونکہ وجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمائی اِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِیْ اَیِّہٖ الْبَرَکَۃِ (تم نہیں جانتے کہ کھانے کے کس حصّہ میں برکت ہے) تو جو حصّہ انگلیوں پر یا برتن پر ہے یا گرے ہوئے لقمہ کا ہے اس میں جو برکت ہے اس سے محرومی ہو گی۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل بھی بہت حدیثوں میں آیا ہے اس لئے یہ مستحب یا سنّت غیر مؤکدہ ہو گا۔

آج کل کے تہذیب تہذیب کی رَٹ لگانے والوں کو نہ برکت کی خبر ہے نہ اس کی قدر ہے۔ اس لئے وہ اس سے محرومی کا احساس نہیں رکھتے۔ یاد رکھئے۔ اگر آپ ایسا نہ کرتے ہوں تو اس کو بُرا بھی نہ سمجھئے اور بُرا نہ کہئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ بات کو بُرا سمجھنا یا کہنا سخت خطرناک ہے۔ اس لئے اپنے دل کو مجبور کر کے اس کی عادت ڈالئے ورنہ خاموش رہئے۔ سبل السلام میں ہے کہ برکت سے مراد غذائیت اور انجام میں تکلیف سے محفوظ رہنا اور عبادت کی قوت کا حاصل ہونا ہے یہ سب اس عمل سے حاصل ہوتا ہے۔

شبہ ہو سکتا ہے کہ پھر تو پورا کھانا ہی کھا جانا چاہئے تاکہ برکت کا کوئی جزو نہ چھوٹے۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ نے جواب دیا ہے کہ برکت دونوں میں ہے۔ باقی رہے ہوئے میں بھی اور برتن سے باہر ہونے والے میں بھی۔ تو جو برکت برتن سے الگ ہونے والے میں ہے وہ معلوم نہیں کہ اس حصّہ میں تھی جو کھا لیا گیا یا اس میں جو انگلیوں پر لگا ہے یا اس میں جو برتن خالی ہونے پر لگا رہ گیا ہے یا اس میں جو گر گیا ہے۔ اس لئے اس الگ ہونے والے حصّہ میں سے جو انگلیوں، برتن اور گرے ہوئے میں ہے برکت حاصل کرنے کے لئے ان کو صاف کرنا چاہئے اور جو برکت باقی رہے ہوئے کھانے میں ہے وہ دوسرے کھانے والے کو ملے گی یعنی جو آپ کے حصّہ کی برکت تھی اس کو مکمل حاصل کرنے کے لئے یہ کام ہونے چاہئیں۔

حدیث شریف سے یہ معلوم ہوگیا۔ کہ اگر اپنی انگلیاں بیوی کو، بچّہ کو یا کسی خادم یا معتقد شاگرد کو چاٹنے کے لئے دی جائیں اور وہ چاٹے تو دونوں پر کوئی حرج نہیں بلکہ وہی اس کی برکت کو حاصل

# زندگی اور موت کا سوال

وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے ایک مرتبہ پھر پاکستان کا مؤقف صاف اور واشگاف الفاظ میں واضح کر دیا ہے۔ انہوں نے کشمیر کے مسئلہ کو پاکستان کے لئے زندگی اور موت کا سوال قرار دیا ہے۔ اور اس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ اگر انہیں ایک ہزار سال تک بھی کشمیر کے لئے جنگ جاری رکھنا پڑی تو وہ اس سے ہرگز دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے اس مسئلہ کو حل کرنے کے سلسلہ میں اقوام متحدہ کی فرض شناسی کو بھی موضوع بحث بنایا۔ اور نہایت واضح الفاظ میں اس ادارہ کی مسلسل کوتاہیوں اور فرض ناشناسیوں کی نشاندہی کی۔ اور کہا کہ ہم اس مرتبہ اقوام متحدہ کو آخری موقعہ دے رہے ہیں کہ وہ اس مسئلہ کے حل کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرے ورنہ ہمیں اقوام متحدہ سے باہر اس معاملہ کو سلجھانے کی کوشش کرنی پڑے گی۔ صدر ایوب خاں نے بھی صاف صاف کہہ دیا ہے کہ پاکستان نے بھارت کے خلاف صرف اس امید پر فائر بندی قبول کی ہے کہ سلامتی کونسل اور بڑی طاقتیں اپنی ذمہ داریاں محسوس کریں گی اور کشمیر کا مسئلہ منصفانہ اور آبرومندانہ طور پر حل کرانے کا وعدہ پورا کرنے کی دیانتداری سے کوشش کریں گی۔

صدر مملکت اور وزیر خارجہ دونوں کے بیانات اس امر کے غماز ہیں کہ حکومت پاکستان اب ہر قیمت پر مسئلہ کشمیر کا حل کرانے کا عزم مصمم کر چکی ہے اور اسے پاکستان کے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ خیال کرتی ہے۔

حکومت پاکستان اس امر سے آگاہ ہے کہ اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل نے اس مسئلہ کو سترہ سال سے الجھائے رکھا اور اس کے سربراہ محض بھارت کو خوش کرنے اور بھارتی منڈی سے فائدہ اٹھانے کے لئے اپنی آنکھیں بند کئے بیٹھے رہے۔ انہیں بھارتی لیڈروں کی مکاری اور عیاری کا اندازہ تھا اور وہ دبی زبان سے اس کا اعتراف بھی کرتے رہے۔ لیکن جب کشمیر کا سوال اور بھارت کی پاکستان دشمنی کا تذکرہ ہوتا تو بڑی طاقتیں عدل و انصاف کے تمام تقاضوں کو پس پشت ڈال کر صرف اس لئے منہ موڑ لیتیں کہ پاکستان کے مفادات زد میں ہیں۔ امریکہ، روس یا برطانیہ کے مفادات تو محفوظ ہیں — تاہم یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی پاکستان نے صرف اس لئے اقوام متحدہ پر اعتماد کیا اور انہیں آزمانے کی ایک اور کوشش کی کیونکہ وہ صدر ایوب کے الفاظ میں امن پر یقین رکھتا ہے اور تصفیہ کے لئے پُرامن ذرائع کو ترجیح دیتا ہے۔ اس کے برعکس بھارت کا طرز عمل اس سے قطعی مختلف ہے۔ وہ ایک طرف امن و آشتی کے دعوے کرتا ہے تو دوسری طرف کشکول گدائی اٹھائے تمام ملکوں سے فوجی امداد کی بھیک مانگتا پھرتا ہے۔ اس کے طرز عمل سے صاف واضح ہے کہ اس نے فائر بندی کی قرارداد کو نیک نیتی سے قبول نہیں کیا۔ اور وہ صرف اس لئے پاکستان کے خلاف اشتعال انگیز کارروائیاں کر رہا ہے — کہ سلامتی کونسل التوائے جنگ کے سمجھوتے پر عمل درآمد کرانے میں الجھی رہے۔ اور اسے کشمیر کا بنیادی مسئلہ حل کرنے کی طرف توجہ کرنے کی مہلت ہی نہ مل سکے۔

حکومت پاکستان بھارت کے ان تمام مکارانہ اور عیارانہ چالوں کو سمجھے ہوئے ہے اور ہر طرح سے کشمیر کا مسئلہ حل کرانے پر تلی ہوئی ہے۔ لیکن اب دیکھنا صرف یہ ہے کہ اقوام متحدہ کہاں تک اپنے فرض سے عہدہ برآ ہوتی ہے۔ درحقیقت اب اس ادارے کا فرض ہے کہ وہ بھارت سے اپنی قراردادوں پر عمل کرانے کے لئے کوئی مؤثر اقدام کرے ورنہ پاکستان کے لئے صرف یہی راستہ باقی رہ جائے گا کہ وہ اقوام متحدہ سے باہر ہو کر اپنی آزادی کے تحفظ اور کشمیریوں کو حق خود ارادیت دلانے کے لئے جنگ جاری رکھے۔ اور ہندوستان کے نیتاؤں کا دماغ درست کرنے کے لئے ان پر بھرپور اور کاری ضرب لگائے۔ قوم کا ہر فرد اس جنگ کے لئے تیار اور ایثار و قربانی کے جذبے سے سرشار رہے — ہمیں یقین ہے کہ ہماری بہادر اور جانباز افواج کا ناقابل تسخیر عزم اور حوصلہ اور پاکستانی قوم کا جذبۂ ایثار و قربانی انشاء اللہ العزیز بھارت کے برہمنی سامراج کے لئے پیغام موت ثابت ہوگا۔

---

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (التوبہ-آیت ۴۱)

ترجمہ: تم ہلکے ہو یا بوجھل نکلو اور مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں لڑو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھتے ہو۔

— غازی خدا بخش

---

نہ یزید کا وہ ستم رہا نہ زیاد کی وہ جفا رہی
جو رہا تو نام حسینؓ کا جسے زندہ رکھتی ہے کربلا

ظفر علی خاںؒ

---

بھارت کے مقابلے میں ہمارے بہت تھوڑے مجاہدین اللہ کی راہ میں شہید ہوئے جو ساری مسلمان قوم کو زندہ کر گئے۔ اور خود بھی زندہ ہو گئے۔ سورۃ الانفال میں قانون جنگ کی دفعہ سوم میں ہے "اے ایمان والو! اللہ اور رسولؐ کا حکم مانو جس وقت تمہیں اس کام کی طرف بلائے جس میں تمہاری زندگی ہے۔ اور جان لو کہ اللہ آدمی اور اس کے درمیان آڑ بن جاتا ہے

(باقی صفحہ ۹ پر)

مجلسِ ذکر

۱۱ جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ بمطابق ۷ اکتوبر ۱۹۶۵ء

# جہاد تعمیرِ انسانیت کیلئے سخت ضروری ہے اور قیامت تک باقی رہے گا

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ العالی

بزرگانِ محترم! آج کل چونکہ بھارت کے خلاف پاکستان کا جہاد جاری ہے اس لئے بار بار جہاد کے احکام ہی دُہرائے جاتے ہیں۔ ویسے بھی جو بات بار بار بیان کی جائے وہ دل میں اُتر جاتی ہے۔ جہاد کے احکام بار بار دُہرانے کا مقصد یہ بھی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں جذبۂ جہاد کی فراوانی ہو جائے اور لوگوں کو اس بارے میں اسلام کے سچّے احکام کا علم ہو جائے۔

یاد رکھیئے! جہاد ـــ جہد للبقاء کے لئے نہایت ضروری چیز ہے۔ اور اسے مسلسل جاری رہنا چاہیئے۔ یہ تعمیرِ انسانیت کا ایک ایسا عظیم عمل ہے کہ جس کے بغیر کائناتِ انسانی امن و مساوات، حق و صداقت، ایمان و عمل بلکہ انسانیت کے بنیادی حقوق تک سے محروم رہ جاتی ہے اور شرّ و فساد کی شیطانی طاقتوں کو پھلنے پھولنے اور ابھرنے سے کوئی چیز مانع نہیں ہو سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ فسق و فجور کو ختم کرنے، ظلم و عدوان کا قلع قمع کرنے اور فتنہ و فساد کو جڑ سے نکال پھینکنے کے لئے اسلام نے جہاد کو فرضِ عین قرار دیا ہے ـــ ارشادِ ربّانی ہے:-

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ (پ ۹ - س الانفال)

یعنی دشمنانِ دین سے اُس وقت تک لڑتے رہو جب تک فتنہ و فساد کا قلع قمع نہ ہو جائے اور اللہ کا حکم پوری طرح جاری و ساری نہ ہو جائے۔ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ نے اپنے حاشیہ میں تحریر فرمایا ہے کہ یہ جہاد کا آخری مقصد ہے کہ کفر کی شوکت نہ رہے۔ حکم اکیلے خدا کا چلے۔ دینِ حق سب ادیان پر غالب آ جائے۔ خواہ دوسرے باطل ادیان کی موجودگی میں جیسے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم وغیرہم کے عہد میں ہوا یا سب باطل مذاہب کو ختم کر کے جیسے نزولِ مسیحؑ کے وقت ہوگا۔ بہرحال یہ آیت اس کی واضح دلیل ہے کہ جہاد و قتال خواہ ہجومی ہو یا دفاعی مسلمانوں کے حق میں اس وقت تک برابر مشروع ہے جب تک یہ دونوں مقصد حاصل نہ ہو جائیں اسی لئے حدیث میں کہا گیا الجهاد ماضٍ الى يوم القيامة۔

صاف ظاہر ہے کہ جہاد مسلمانوں کے لئے قیامت تک کے لئے ضروری قرار دے دیا گیا ہے۔ اور پھر امّت مسلمہ کا تو مقصدِ تخلیق ہی از روئے قرآن یہ ہے کہ یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (پ۴ - ع ۳)

تم سب امتوں سے بہتر ہو جو بھیجی گئی عالم میں۔ حکم کرتے ہو اچھے کاموں کا اور منع کرتے ہو بُرے کاموں سے اور ایمان لاتے ہو اللہ پر۔

اس حیثیت سے بھی مسلمانوں کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ اللہ کے نام کو سربلند کریں اور دینِ حق کو جاری و ساری کرنے اور فواحش و منکرات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے سرتا پا عمل بن جائیں۔

برادرانِ عزیز! جان لیجئے کہ ہمارا مقصدِ حیات ہی یہ ہے اور ہم دنیا میں بھیجے ہی اس لئے گئے ہیں کہ نیکیوں کو پھیلائیں، امن و آشتی کے پیغامبر بنیں، نورِ حق کا اجالا بن کر دنیا پر چھا جائیں اور کفر و شرک اور ظلم و عدوان کی تاریکیوں کو دنیا سے اس طرح ختم کر دیں کہ جیسے کبھی ان کا وجود ہی نہیں تھا ـــ اب واضح ہے کہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں اپنے تمام ذرائع بروئے کار لانے چاہئیں۔ زبان و قلم، مال و املاک اور تیغ و سناں ہر چیز کو اسی مقصد کے لئے وقف کر دینا چاہیئے اور اس طرح دینِ خداوندی سے اپنی مکمل وفاداری کا عملی اعلان کرنا چاہیئے ـــ ان معنوں میں جہاد وسیع معنے اختیار کر جاتا ہے اور دینِ حق اور اعلاء کلمۃ الحق کی ہر کوشش اور جد و جہد جہاد کا درجہ حاصل کر لیتی ہے۔ اسی طرح مظلوموں کو ظالموں کی دست بُرد سے بچانا بھی مجاہدینِ اسلام کے فرائض میں شامل ہے۔ ارشادِ ربّانی ہے:-

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝

(پ ۵ - س النساء - ع ۷)

ترجمہ: اور تم کو کیا ہوا کہ نہیں لڑتے اللہ کی راہ میں اور ان کے واسطے جو مغلوب ہیں مرد اور عورتیں اور بچے جو کہتے ہیں۔ اے رب ہمارے نکال ہم کو اس بستی سے کہ ظالم ہیں یہاں کے لوگ، اور کر دے ہمارے واسطے اپنے پاس سے کوئی حمائتی اور کر دے ہمارے پاس سے مددگار۔

اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کو کافروں کے ساتھ لڑنا دو وجہ سے ضروری ہے۔ ایک تو اللہ کے دین کو بلند اور غالب کرنے کی غرض سے اور دوسرے جو لوگ اور مظلوم مسلمان کافروں کے ہاتھ میں بے بس پڑے ہیں ان کو چھڑانے اور خلاصی دلانے کی وجہ سے ـــ اصل میں یہ آیت اس طرح نازل ہوئی کہ مکہ میں بہت سے مسلمان تھے جو ہجرت نہ کر سکے تھے۔ ان کے اقرباء ان کو ستانے لگے کہ وہ پھر کافر ہو جائیں سو حق تعالیٰ شانہٗ نے مسلمانوں کو فرمایا کہ تم کو دو وجہ سے کافروں سے لڑنا ضرور ہے تاکہ اللہ کا دین بلند ہو۔ اور مسلمان جو کہ مظلوم اور کمزور ہیں کفارِ مکّہ کے ظلم سے نجات پائیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ فرما رہے تھے کہ جب لوگ ظالم کو دیکھیں اور اس کو ظلم سے باز رکھنے کی کوشش نہ کریں

**خطبہ جمعہ: ۱۲ رجمادی الثانی ۱۳۸۵ھ بمطابق ۸ راکتوبر ۱۹۶۵ء**

# جہاد فی سبیل اللہ میں جان و مال صرف کرنا نفع کا سودا ہے اور یہی انسان کی سب سے بڑی کامیابی ہے

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ

الحمد للہ و کفیٰ و سلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ: اما بعد: فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم:
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ط یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَ یُقْتَلُوْنَ قف وَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ط وَ مَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِهٖ ط وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ (پ ۱۱ - س توبہ - آیت ۱۱۱)

ترجمہ: بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جان اور ان کے مال خرید لئے ہیں اس قیمت پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔ لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں۔ پس قتل کرتے ہیں اور مرتے ہیں۔ وعدہ ہو چکا اس کے ذمہ سچا تورات میں اور انجیل میں اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ قول کا پورا کرنے والا کون ہے۔ سو اس معاملہ پر جو تم نے کیا ہے خوشیاں کرو اور یہی بڑی کامیابی ہے

## حاشیہ شیخ الاسلام رح

اس سے زیادہ سودمند تجارت اور عظیم الشان کامیابی کیا ہو گی کہ ہماری حقیر سی جانوں اور فانی اموال کا خداوند قدوس خریدار بنا۔ ہماری جان و مال جو فی الحقیقت اسی کی مملوک و مخلوق ہے محض ادنیٰ ملابست سے ہماری طرف نسبت کر کے "مبیع" قرار دیا۔ جو "عقد بیع" میں مقصود بالذات ہوتی ہے اور جنت جیسے اعلیٰ ترین مقام کو اس کا "ثمن" بتلایا جو بیع تک پہنچنے کا وسیلہ ہے۔ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جنت" میں وہ نعمتیں ہوں گی جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی بشر کے قلب پر ان کی کیفیات کا خطور ہوا۔ اب خیال کرو کہ جان و مال جو برائے نام ہمارے کہلاتے ہیں انہیں جنت کا "ثمن" نہیں بتایا نہ یہ کہا کہ حق تعالےٰ بائع اور ہم مشتری ہوتے۔ تلطف و نوازش کی حد ہو گئی کہ اس ذرا سی چیز کے (حالانکہ وہ بھی فی الحقیقت اُسی کی ہے) معاوضہ میں جنت جیسی لازوال اور قیمتی چیز کو ہمارے لئے مخصوص کر دیا۔ جیسا کہ "بالجنۃ" کی جگہ "بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ" فرمانے سے ظاہر ہوتا ہے ؎

نیم جاں بستاند و صد جاں دہد
آنچہ در وہمت نیاید آں دہد

پھر یہ نہیں کہ ہمارے جان و مال خرید لئے گئے تو فوراً ہمارے قبضہ سے نکال لئے جائیں۔ صرف اس قدر مطلوب ہے کہ جب موقع پیش آئے جان و مال خدا کے راستہ میں پیش کرنے کے لئے تیار رہیں۔ اور دینے سے بخل نہ کریں خواہ وہ لیں یا نہ لیں اسی کے پاس چھوڑے رکھیں۔ اسی لئے فرمایا۔ "یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَ یُقْتَلُوْنَ" یعنی مقصود خدا کی راہ میں جان و مال حاضر کر دینا ہے۔ بعدہٗ ماریں یا مارے جائیں دونوں صورتوں میں عقد بیع پورا ہو گیا اور یقینی طور پر ثمن کے مستحق ٹھہر گئے۔ ممکن ہے کسی کو وسوسہ گذرتا کہ معاملہ تو بے شک بہت سودمند اور فائدہ بخش ہے لیکن ثمن نقد نہیں ملتا۔ اس کا جواب دیا۔ "وَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ" یعنی زرِ ثمن کے مارے جانے کا کوئی خطرہ نہیں۔ خدا تعالےٰ نے بہت تاکید و اہتمام سے پختہ دستاویز لکھ دی ہے جس کا خلاف ناممکن ہے۔ کیا خدا سے بڑھ کر صادق القول، راستباز اور وعدہ کا پکا کوئی دوسرا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ لہٰذا اس کا ادھار بھی دوسروں کے نقد سے ہزاروں درجہ پختہ اور بہتر ہو گا۔ پھر مومنین کے خوش ہونے اور اپنی قسمت پر نازاں ہونے کا اس سے بہتر موقع کون سا ہو گا کہ خود رب العزت اُن کا خریدار بنے اور اس شان سے بنے۔ سچ فرمایا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہ یہ وہ بیع ہے جس کے بعد اقالت کی کوئی صورت ہم باقی نہیں رکھنا چاہتے حق تعالےٰ اپنے فضل سے ہم ناتوانوں کو ان مومنین کے زمرے میں محشور فرمائے۔ آمین!

## مولانا آزاد مرحوم

اس آیت کے حاشیہ میں رقمطراز ہیں۔
(اللہ تعالےٰ نے) اس آیت میں حب ایمانی کی حقیقت واضح کی ہے۔ فرمایا۔ "جو لوگ اللہ پر ایمان لائے تو ایمان کا معاملہ یوں سمجھو کہ انہوں نے اپنا سب کچھ اللہ کے ہاتھ بیچ ڈالا جان بھی اور مال و متاع بھی۔ اب ان کی کوئی چیز ان کی نہیں رہی۔ اللہ اور اس کی سچائی کی ہو گئی ؎

بندگانِ تو کہ در عشق خداوندانند
دو جہاں را بہ تمنائے تو بفروختہ اند

اور پھر اللہ کی طرف سے اس کے معاوضہ میں کیا ہوا یہ ہوا کہ نعیم ابدی کی کامرانیاں انہیں عطا فرمائیں!
یہ گویا خرید و فروخت کا ایک معاملہ

تھا جو اللہ میں اور عشاقِ حق میں طے پا گیا - اب نہ بیچنے والا اپنی متاع واپس لے سکتا ہے نہ خریدنے والا قیمت لوٹائے گا !

أثامن بالنفس ربها
فليس لها في الخلق كلهم ثمن
اذا ذهبت نفسي بدنيا اصبتها
فقد ذهبت مني وقد ذهب الثمن

اور چونکہ مقصود اللہ کے لطف و کرم کا اظہار تھا اس لئے معاملہ کو اپنی طرف سے شروع کیا نہ کہ بیچنے والوں کی طرف سے یعنی یہ نہیں کہا کہ مومنوں نے بیچ ڈالی، بلکہ کہا - اللہ نے مومنوں سے خرید لی - گویا معاملہ کا طالب وہ تھا حالانکہ ہر طرح کی طلب و احتیاج سے وہ منزّہ ہے اور جو متاع اُس نے قبول کی وہ بھی اُسی کی تھی اور جو کچھ معاوضہ میں بخشا وہ بھی اس کے سوا اور کس کا ہو سکتا ہے ؟

## دینِ اسلام کا خلاصہ

بزرگانِ محترم ! اگر غور کیا جائے تو یہ آیت کریمہ دینِ اسلام کا خلاصہ ہے اور اسی سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اسلام وہ دین ہے جس کو سارے نبی سکھاتے چلے آئے ہیں اور ہر رسول کو جو کتاب ملی اس میں اس کو اسی طرح پیش کیا گیا ہے - یہ آیت اعلان کر رہی ہے کہ تمام کتبِ سماوی نے انسانوں کو یہی پیغام دیا اور ہر رسول نے یہی کہا کہ اے انسانو ! اللہ کا دل سے یقین کرو یعنی اس پر ایمان لاؤ اور اس کے بعد اچھی طرح سمجھ لو کہ اللہ تم سے صرف یہ چاہتا ہے کہ اس دنیا کی زندگی کو تم اللہ کے ساتھ عہد و پیمان کر کے اس کے حکم کے مطابق بسر کرو - اللہ کے ہاتھ اپنی جانیں اور اپنے مال بیچ دو جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالٰے جب کوئی حکم کرے - فوراً اپنی جان اور مال سے اُس کی تعمیل کے حاضر ہو جاؤ - جان جائے یا رہے، مال رہے یا نہ رہے دونوں صورتوں میں تمہیں اُس کے حکم کی تعمیل کے بدلے میں جنت ملے گی - یہ اللہ کا پختہ وعدہ ہے جو کتبِ سماوی میں موجود ہے - اللہ سے زیادہ قول کا سچا کوئی نہیں - اس لئے تم خوش ہو جاؤ کہ تم نے اس سے سودا کر لیا - اور جان و مال اُس کے ہاتھ بیچ کر جنت خرید لی - یہ اتنی بڑی کامیابی ہے جس کے مقابلہ میں ساری عارضی کامیابیاں ہیچ ہیں -

## کیا ہی اچھا سودا ہے ؟

محترم حضرات ! آج کل ہم ہندوستان کے خلاف جہاد کر رہے ہیں - اگرچہ فائربندی عارضی طور پر ہو گئی ہے مگر جنگ بندی نہیں ہوئی - ہر شخص کو جہاد کی تیاریوں میں مصروف رہنا چاہئے اور مال و جان کو اللہ کی امانت سمجھتے ہوئے اُسی کی راہ میں قربان کرنے کے لئے ہر گھڑی کمربستہ رہنا چاہئے -

آیت مذکورہ بالا میں جہاد کے اُس شاندار نتیجہ کو جو اس زندگی کے بعد مرتّب ہونے والا ہے نہایت اختصار کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے اور میرا یہ ایمان ہے کہ اگر صرف یہ آیت بھی آج اس گئے گذرے زمانے میں مسلمانوں کو یاد ہو جائے تو پھر دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک توحید کے پرچم لہرا سکتے ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت مسلمانوں کو زیر نہیں کر سکتی ـــ موجودہ جنگ میں بھی یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے - کہ فقط جذبۂ جہاد اور ہماری افواج کی قوتِ ایمانی اور اس آیت میں بیان کی گئی روح نے ہی جنگ کا پانسہ پلٹا ہے اور حقیقی کامیابی کے لئے ارضِ پاکستان میں بسنے والے ہر باشندے کو اسی روح سے سرشار ہونا چاہئے - حق تعالٰے شانہٗ واضح طور پر ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے مسلمانوں سے یہ سودا کیا ہے کہ تمہیں جس قدر مال و دولت اور راحت و آرام عطا کیا گیا ہے اگر تم اسے ہماری راہ میں قربان کر دو تو ہم اس کے عوض تم کو جنت عطا کرینگے -

اندازہ فرمائیے کس قدر مفید سودا ہے - اس خیالی دنیا کے موہوم عیش، اس گزشتنی دنیا کے فانی اسباب اور اس مختصر سی ہنگامہ پرور زندگی کے عوض جاودانی راحتیں اور ابدی مسرتیں حاصل ہوں تو اس سے اچھا کیا سودا ہو سکتا ہے ؟ کیونکہ اگر نگاہِ حق سے دیکھا جائے تو ہماری زندگی، ہماری یہ دولت، ہمارے یہ اونچے اونچے مکان اور محل، ہماری یہ اولاد اور ہمارے تمام دنیوی سازو سامان غرضیکہ ہر چیز دراصل خدائے واحد کی ملکیت ہے - اگر ہم اس کی چیز اُس کو برضا و رغبت واپس بھی کر دیں تو ہم نے کون سا بڑا کام کیا ؟ چاہئے تو یہ تھا کہ اُس کا دیا ہؤا بھی اُس کو واپس کرتے اور کچھ زیادہ بھی دیتے ـــ مگر لاتے کہاں سے ؟ ع

جان دی، دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہؤا

اب اِدھر انسان کی حرص و طمع دیکھو - اُدھر خدائے رحمان کی شانِ رحیمی دیکھو کہ اپنی دی ہوئی چیز ہی واپس لینے پر بے شمار انعامات اور بے حد عنایات اپنے بندوں پر ارزانی فرماتا ہے - فرماتا ہے - اے مومنو ! اگر تم ان پرائی چیزوں کو جو ایک مختصر سے عرصہ کے بعد تم سے یقیناً چھن جانے والی ہیں بخوشی اس کے سپرد کر کے قرض سے سبکدوش ہو جاؤ تو تمہاری اس ایمانداری کے صلہ میں تمہیں ایک غیرفانی عیش و طرب کی زندگی عطا کی جائے گی ـــ اور یاد رکھو ! کہ یہ وعدہ جو تمہارے ساتھ کیا جا رہا ہے اس میں شک و شبہ کی مطلق گنجائش نہیں اور ہر وہ انسان جو ان شرائط کو پورا کرے وہ لائق صد مبارکباد اور قابل ہزار تحسین ہے - کیونکہ انسانی نصب العین میں اس سے بڑھ کر کوئی اور کامیابی ممکن ہی نہیں
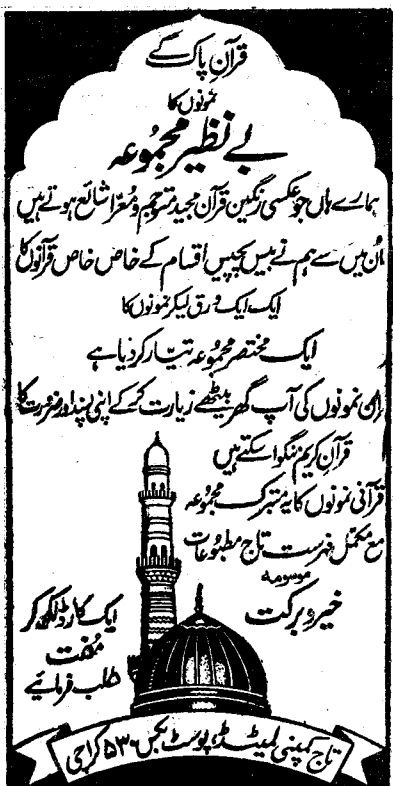
# کفار ایک دوسرے کے رفیق ہیں

## اے مسلمانو! ان کے ساتھ دوستانہ تعلقات مت رکھو

ایم عبدالرحمٰن لودھیانوی شیخوپورہ

● اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ط (پ۱ - ع ۶)

ترجمہ: جو لوگ کافر ہیں وہ ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔

**تفسیر:** کافر اور مسلم میں نہ حقیقی رفاقت ہے نہ ایک دوسرے کا وارث بن سکتا ہے۔ ہاں کافر، کافر کا رفیق و وارث ہے۔ بلکہ سب کفّار مسلمانوں سے دشمنی کرنے کو آپس میں ایک ہیں جہاں پائیں گے ضعیف مسلمانوں کو ستائیں گے۔ اس کے بالمقابل اگر مسلمان ایک دوسرے کے رفیق اور مددگار نہ ہوں گے یا کمزور مسلمان اپنے کو آزاد مسلمانوں کی معیّت و رفاقت میں لانے کی کوشش نہ کریں گے تو سخت خرابی اور فتنہ برپا ہو جائے گا۔ یعنی ضعیف مسلمان محفوظ نہ رہ سکیں گے اُن کا ایمان تک خطرہ میں ہوگا۔

● لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ج

(پ ۳ - ع ۱۱)

ترجمہ: مسلمان، مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنائیں۔

**تفسیر:** جب حکومت و سلطنت جاہ و عزّت اور ہر قسم کے تقلبّات و تصرّفات کی باگ اکیلے خداوندِ قدوس کے ہاتھ میں ہے تو مسلمانوں کو جو صحیح معنوں میں اُس پہ یقین رکھتے ہیں شایاں نہیں کہ اپنے اسلامی بھائیوں کی اخوّت و دوستی پر اکتفا نہ کر کے خواہ مخواہ دشمنانِ خدا کی موالاۃ و مُدارات کی طرف قدم بڑھائیں۔ خدا اور رسُول ؐ کے دشمن ان کے کبھی دوست نہیں بن سکتے۔ جو اس خبط میں پڑے گا سمجھ لو کہ خدا کی محبت و موالات سے اُسے کچھ سروکار نہیں۔ ایک مسلمان کی سب امیدیں اور خوف صرف خداوندِ ربّ العزّت سے وابستہ ہونے چاہئیں۔ اور اُس کے اعتماد و وثوق اور محبت و مُناصرت کے مستحق وہی لوگ ہیں جو حق تعالیٰ سے اسی قسم کا تعلّق رکھتے ہوں۔

ہاں تدبیر و انتظام کے درجہ میں کفّار کے ضررِ عظیم سے اپنے ضروری بچاؤ کے پہلو اور حفاظت کی صورتیں معقول و مشروع طریقہ پر اختیار کرنا مستثنیٰ ہے۔

یہود و نصاریٰ بلکہ تمام کفّار سے مسلمان دوستانہ تعلّقات قائم نہ کریں۔ اہلِ اسلام اگر مصلحت سمجھیں تو ہر کافر سے صلح اور عہد و پیمان مشروع طریقہ پر کر سکتے ہیں۔

مروّت اور حسنِ سلوک یا رواداری کا برتاؤ اُن کفّار کے ساتھ ہو سکتا ہے جو جماعتِ اسلام کے مقابلہ میں دشمنی اور عناد کا مظاہرہ نہ کریں۔ باقی دوستانہ اعتماد اور برادرانہ معاصرت و معاونت تو کسی مسلمان کو حق نہیں کہ یہ تعلق کسی غیر مسلم سے قائم کرے۔ عام تعاون جس کا اسلام اور مسلمانوں کی پوزیشن پر کوئی بُرا اثر نہ پڑے اُس کی اجازت ہے۔

مذہبی فرقہ بندی اور اندرونی بغض و عداوت کے باوجود کفار ایک دوسرے سے دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں۔ یہودی یہودی کا، نصرانی نصرانی کا دوست بن سکتا ہے اور جماعت اسلام کے مقابلہ میں سب کفّار ایک دوسرے کے دوست اور معاون بن جاتے ہیں۔ اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ۔ (سب کفّار ایک ہی ملّت رکھتے ہیں)

● یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَۃً مِّنْ دُوْنِکُمْ لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا ط وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ الخ (پ۴ - ع ۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنوں کے سوا کسی کو بھیدی نہ بناؤ۔ وہ تمہاری خرابی میں کمی نہیں کرتے۔ تم جس قدر تکلیف میں رہو اُن کی خوشی ہے۔

حق تعالےٰ نے صاف فرما دیا کہ مسلمان اپنے اسلامی بھائیوں کے سوا کسی کو بھیدی اور رازدار نہ بنائیں کیونکہ وہ لوگ تمہارے حقیقی خیرخواہ نہیں ہیں بلکہ ہمیشہ یہ لوگ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ تمہیں پاگل بنا کر نقصان پہنچائیں۔ اور دینی و دنیاوی خرابی میں مبتلا کریں۔ ان کی خوشی اسی میں ہے کہ تم تکلیف میں رہو اور کسی نہ کسی تدبیر سے تم کو دینی یا دنیاوی ضرر پہنچ جائے۔ جو دشمنی اور بُغض اُن کے دلوں میں ہے وہ تو بہت ہی زیادہ ہے لیکن بسا اوقات عداوت و غیظ کے جذبات سے مغلوب ہو کر کھلم کھلّا ایسی باتیں کر گذرتے ہیں جو ان کی گہری دشمنی کا صاف پتہ دیتی ہیں۔ مارے دشمنی اور حسد کے ان کی زبان قابو میں نہیں رہتی۔

پس عقلمند آدمی کا کام نہیں کہ ایسے خبیث باطن دشمنوں کو اپنا رازدار بنائے۔

"جب یہ بات ظاہر ہے کہ مسلمان اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور کافر لوگ شیطان کی راہ میں، سو پھر تو مسلمانوں کو شیطان کے دوستوں یعنی کافروں سے لڑنا بلا تامّل ضروری ہوا۔ اللہ تعالےٰ ان کا مددگار ہے۔ کسی قسم کا تردّد نہ چاہیئے۔ اور سمجھ لو کہ شیطان کا حیلہ و فریب کمزور ہے۔ مسلمانوں پر نہ چل سکے گا" (پ۵ - ع ۷)

اس آیت سے مقصود مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دلانا اور ہمّت بندھوانا ہے

● اَلَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ط اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَھُمُ الْعِزَّۃَ فَاِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا ط

(پ ۵ - ع ۱۵)

ترجمہ: وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق بناتے ہیں کیا وہ اُن کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں سو عزت تو ساری اللہ ہی کے لئے ہے۔

یعنی منافق لوگ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں اُن کے لئے سخت عذاب ہے اور ان کا یہ خیال کہ کافروں کے پاس بیٹھ کر ہم کو دنیا میں عزت ملے گی بالکل غلط ہے۔ سب عزت اللہ تعالےٰ کے واسطے ہے جو اس کی اطاعت کرے گا اس کو عزّت ملے گی۔

● وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَھَا وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ ط اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ

الْعَلِیْمُ ۝ وَاِنْ یُّرِیْدُوْٓا اَنْ یَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ط هُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ ۝ (پ ۱۰ - ع ۴)

ترجمہ: اور اگر وہ (کافر) صلح کی طرف جھکیں تو تو بھی اسی طرف جھک اور اللہ پر بھروسہ کر۔ بے شک وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اور اگر وہ آپ کو دغا دینا چاہیں تو آپ کو اللہ تعالےٰ کافی ہے۔ اُسی نے آپ کو اور مسلمانوں کو اپنی مدد کا زور دیا۔

**(مطلب)** مسلمانوں کی تیاری اور اور مجاہدانہ سرگرمیوں کو دیکھ کر بہت ممکن ہے کہ کفار مرعوب ہو کر صلح و آشتی کے خواستگار ہوں۔ تو آپ کو ارشاد ہے کہ حسب صوابدید آپ بھی صلح کا ہاتھ بڑھائیں۔ کیونکہ جہاد سے مراد خونریزی نہیں اعلائے کلمۃ اللہ اور دفع فتنہ مقصود ہے۔ اگر بغیر خونریزی کے یہ مقصد حاصل ہو سکے تو خواہی نخواہی خون بہانے کی کیا حاجت ہے۔ اگر یہ احتمال ہو کہ شاید کفار صلح کے پردہ میں ہم کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں تو کچھ پروا نہ کیجئے۔ اللہ پر بھروسہ رکھیئے وہ ان کی نیتوں کو جانتا ہے اور ان کے اندرونی مشوروں کو سنتا ہے اُس کی حمایت کے سامنے ان کی بدنیتی نہ چل سکے گی آپ اپنی نیت صاف رکھئے۔ آپ کو اللہ کافی ہے اُن کے سب مکر و فریب بیکار کر دے گا۔

اللہ ایمان والوں کا مددگار ہے۔ ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے اور کافروں کا رفیق شیطان ہے۔ جو ان کو روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتا ہے۔ وہ دوزخی ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے۔

مکہ میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو آپ مسلمان نہ ہوتے اور نہ مسلمان ہونے والوں سے ضد اور پرخاش بھی نہیں رکھتے تھے نہ دین کے معاملہ میں اُن سے لڑے اور نہ ان کو ستانے اور گھروں سے نکالنے میں ظالموں کے مددگار بنے۔ اس قسم کے کافروں کے ساتھ بھلائی اور خوش خلقی سے پیش آنے کو اسلام نہیں روکتا۔ جب وہ تمہارے ساتھ نرمی اور رواداری سے پیش آتے ہیں۔ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ تم بھی ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور دنیا کو دکھلا دو کہ اسلامی اخلاق کا معیار کس قدر بلند ہے۔ اسلام کی تعلیم یہ نہیں کہ اگر کافروں کی ایک قوم مسلمانوں سے برسرپیکار ہے تو تمام کافروں کو بلاتمیز ایک ہی لاٹھی سے ہانکنا شروع کر دیں۔ ایسا کرنا حکمت و انصاف کے خلاف ہوگا۔

ضروری ہے کہ عورت، مرد، بچے بوڑھے، جوان اور دوست و دشمن میں ان کے حالات کے اعتبار سے فرق کیا جائے۔

● فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ق وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ق وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ یَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝

(پ ۲۶ - ع ۸)

ترجمہ: سو تم بودے نہ ہو جاؤ اور صلح پکارنے لگو۔ اور تم ہی غالب رہوگے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے۔ اور تم کو تمہارے کاموں میں نقصان نہ دے گا۔

تشریح: مسلمانوں کو چاہیئے کہ کفار کے مقابلہ میں سست اور کم ہمت نہ بنیں اور جنگ کی سختیوں سے گھبرا کر صلح کی طرف نہ دوڑیں ورنہ دشمن شیر ہو کر دبانے چلے جائیں گے اور جماعت اسلام کو مغلوب اور رسوا ہونا پڑے گا ہاں کسی وقت اسلام کی بھلائی صلح میں نظر آئے تو اُس وقت صلح کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ بہرحال صلح کی بنا اپنی کم ہمتی اور نامردی پر نہیں ہونی چاہیئے۔

قبل ازیں یہود و نصاریٰ کی موالات اور رفاقت سے مسلمانوں کو منع کیا گیا تھا جس کو سننے کے بعد طبعی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر مسلمانوں کے تعلقاتِ محبت و دوستی اور معاملاتِ رفاقت کس کے ساتھ ہونے چاہئیں تو بتلایا گیا۔

● وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ (پ ۶ - ع ۱۲)

ترجمہ: اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول اور ایمان والوں کو دوست رکھے تو وہی اللہ کی جماعت سب پر غالب ہے۔

● وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

(پ ۲۸ - ع ۱۰)

ترجمہ: اور (اللہ) تم کو ایک اور چیز دے جس کو تم چاہتے ہو مدد اللہ کی طرف سے اور فتح جلدی۔ اور ایمانداروں کو خوشخبری سنا دے۔

(تشریح) اصلی اور بڑی کامیابی تو وہی ہے جو آخرت میں ملے گی جس کے سامنے ہفت اقلیم کی سلطنت کوئی چیز نہیں۔ لیکن دنیا میں ایک چیز جسے طبعًا تم محبوب رکھتے ہو، دی جائے گی۔ وہ اللہ کی طرف سے ایک مخصوص امداد اور جلد حاصل ہونے والی فتح و ظفر، جن میں سے ہر ایک دوسرے کے ساتھ چولی دامن کا تعلق رکھتی ہے۔ دنیا نے دیکھ لیا کہ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کے ساتھ یہ وعدہ کیسی صفائی سے پورا ہوا۔ اور آج کل بھی سترہ روزہ لڑائی مسلم قوم کے سچے طور پر ایمان اور جہاد فی سبیل اللہ پر ثابت قدم رہنے پر باوجود قلتِ تعداد و اسلحہ کامیابی نے ان کی قدمبوسی کی ہے

## مجاہدین پاکستان کو خراج تحسین

تمام پاکستان بلکہ دنیائے اسلام میں ۲۴ ستمبر بروز جمعہ یوم تشکر منایا گیا۔ اور جمعہ کی نماز کے بعد مجاہدین پاکستان اور آزاد کشمیر کی کامیابی، پاکستان کی سلامتی و استحکام اور شہدائے اسلام کے درجات کی بلندی کے لئے نہایت خشوع وخضوع سے دعائیں مانگی گئیں۔

اُس روز خاص اجتماعات بھی ہوئے جن میں پاکستان کی مسلح افواج کو اُن کے فقیدالمثال کارناموں پر مبارکباد دی گئی۔ اور شہدائے پاکستان کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ علمائے کرام نے جمعہ کے خطبات میں کہا کہ پاکستان کی شیردل افواج نے جس بہادری اور جرأت سے دشمن کا مقابلہ کیا ہے اس پر ساری قوم کو فخر کرنا چاہیئے۔

سب اہل اسلام خدا تعالیٰ کی جناب میں شب و روز دست بدعا ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مورچوں میں ڈٹی ہوئی فوجوں کے حوصلے بلند کرے اور انہیں دشمن کے منصوبے خاک میں ملانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

# تبصرہ

حافظ نور محمد انور

**مطبوعات انجمن خدام الدین نوشہرہ صدر ضلع پشاور**
**ملنے کا پتہ: مکتبہ تعلیم الاسلام صرافہ بازار نوشہرہ صدر ضلع پشاور**

ملک میں دینی اور تبلیغی ذوق رکھنے والے لوگ آج کل بہت کم نظر آتے ہیں۔ اکثر نوجوان مغربی تہذیب و تمدن کی روش اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ دینی ذوق شعور دلوں سے اٹھتا جا رہا ہے۔ معاشرہ دن بدن بگڑتا جا رہا ہے۔ اس بگڑے ہوئے معاشرے کو اسلامی تہذیب و تمدن کے سانچے میں ڈھالنے کی اشد ضرورت ہے۔ اس کا طریق کار یہ ہے کہ ملک میں تبلیغی لٹریچر زیادہ سے زیادہ شائع کر کے مفت تقسیم کیا جائے۔ نوجوانوں کے دلوں میں دینی جذبہ و شعور پیدا کیا جائے اور تقریر و تحریر کے ذریعے دین حق کی تبلیغ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جائے۔ چنانچہ اسی مقصد کے پیش نظر آج سے کچھ عرصہ قبل جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب کی سرپرستی میں نوشہرہ صدر ضلع پشاور کے چند مخلص نوجوانوں کی مساعی سے انجمن خدام الدین کا قیام عمل میں آیا۔ سات آٹھ ماہ کے اس قلیل عرصے میں انجمن نے جن تبلیغی کاموں میں حصہ لیا ہے وہ اس انجمن کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے آج تک سترہ ہزار چھوٹے چھوٹے رسائل اور کتابیں شائع کر کے ملک میں مفت تقسیم کی جا چکی ہیں۔ خدا کرے انجمن کا یہ تبلیغی سلسلہ تا دیر قائم و دائم رہے اور اراکین انجمن کو اس نیک مقاصد کے صلہ میں جزائے خیر عطا فرمائے

اس وقت انجمن کے شائع کردہ ۹ پمفلٹ تحفۂ عید میلاد النبی، تحفۂ مومن، دو تقریریں، فلسفۂ زکوٰۃ، تذکرۃ الرسوم الاسلامیہ، درس قرآن، فلسفۂ روزہ، مقصد زندگی، مسائل عید قربان ہمارے سامنے ہیں۔ ان سب کی کتابت و طباعت اور کاغذ نہایت عمدہ ہے۔ ان میں پانچ پمفلٹ یکجا نہایت خوبصورت سنہری جلد میں رنگ برنگے کاغذ پر چھپے ہوئے ہیں۔

انجمن کے ناظم اعلیٰ احمد عبدالرحمٰن صاحب صدیقی ہیں جو نہایت مخلص اور نیک نوجوان ہیں۔ انجمن کے ان تمام تبلیغی کارناموں کا سہرا انہی کے سر ہے۔ انجمن کا حساب کتاب باقاعدہ رکھا جاتا ہے اور آڈیٹروں سے چیک کرایا جاتا ہے۔

جمادی الاول ۸۴ھ تا ذی الحجہ ۸۴ھ تک کا حساب جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ سرپرست انجمن ہذا نے بھی ملاحظہ فرمایا اور اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا:-

"بفضلہ تعالیٰ انجمن خدام الدین نوشہرہ کے پہلے سال کے مفصل حسابات دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ ماشاءاللہ ہر لحاظ سے صحیح پایا۔"

اس انجمن کے زیر اہتمام درس قرآن وحدیث بھی دیا جاتا ہے۔ ہر جمعرات کو مجلس ذکر بھی منعقد کی جاتی ہے اور ہر ماہ ایک تبلیغی پمفلٹ بھی شائع کیا جاتا ہے۔ جو حضرات اس انجمن کے رکن بننا چاہیں۔ انجمن کے دفتر سے فارم رکنیت حاصل کر کے رکن بن سکتے ہیں

خوبصورت سنہری جلد والے پانچ پمفلٹوں (۱) تذکرۃ الرسوم اسلامیہ (۲) فلسفہ زکوٰۃ (۳) درس قرآن (۴) مقصد زندگی اور مسائل عید قربان کا ہدیہ صرف پچھتر پیسے علاوہ محصول ڈاک ہے۔ خواہش مند مندرجہ بالا پتہ پر خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔ اور جو حضرات دو روپے پچاس پیسے ارسال فرمائیں گے انہیں ایک سال تک انجمن کے تحت شائع ہونے والا لٹریچر مفت ملتا رہے گا۔

## بقیہ: اداریہ

اور بے شک تم اسی کی طرف جمع کئے جاؤ گے۔ واقعی حکم جہاد میں زندگی ہے اس وقت کوئی فرد قوم ایسا نظر نہیں آتا جو اس ولولہ سے بیدار نہ ہو گیا ہو ہر شعبۂ زندگی میں ایک جان پیدا ہو گئی ہے۔ بھارت کوئی بھی چال چلے جہاد اسلامی کے سامنے مات ہوگی۔

برطانیہ کے دو ممتاز اخباروں سنڈے ٹائمز اور آبزرور کے نمائندوں نے نئی دہلی سے اطلاع دی ہے کہ بھارت مسئلہ کشمیر کو طے کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا ہے ان نمائندوں نے لکھا ہے کہ بھارت فائر بندی کی مہلت سے فائدہ اٹھا کر تنازعۂ کشمیر کے تصفیہ کی کوششوں میں رکاوٹیں ڈالنے اور پاکستان پر پوری قوت کے ساتھ بڑا حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ سنڈے ٹائمز کے نمائندہ مقیم دہلی نے لکھا ہے کہ بھارت کشمیر کے مسئلہ کا مستقل حل نہیں چاہتا اور اس بات کی تیاری کر رہا ہے کہ کشمیر کے تنازعہ کو طول دے کر پاکستان کے خلاف اشتعال انگیز کاروائیاں کرتا رہے۔ اس نمائندے نے بھارت کی جنگی تیاریوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بھارت کے ایٹمی توانائی کمیشن کے چیئرمین ایچ اے بھابھا وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری پر زور دے رہے ہیں کہ انہیں ایٹم بم کا تجربہ کرنے کی اجازت دی جائے۔ ڈاکٹر بھابھا ایٹم بم بنانے کے تجربات کے سلسلے میں حکومت سے کافی سرمایہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور آج کل وہ بھارت کے جنگ پسند حکمرانوں کے چہیتے بنے ہوئے ہیں۔

لندن آبزرور کے نمائندہ نے لکھا ہے کہ آج بھارت کے سنجیدہ سیاستدان اور بھارت کا منصوبہ بندی کمیشن بھی اس بات کا حامی ہو گیا ہے کہ بھارت کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے اور عوام کو روٹی مہیا کرنے کی بجائے جنگی اسلحہ خریدا جائے۔ سیاستدان یہ کہتے ہیں۔ کہ بھارت کے عوام اس بات پر آمادہ ہیں کہ وہ حکومت کو بھاری فوجی اسلحہ تیار کرنے میں مدد دینے کے لئے دو چپاتیوں پر گزارہ کریں۔ جہاں تک فائر بندی کا تعلق ہے اسے جنگ کا وقفہ قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ بھارت اس دوران میں اپنی جنگی تیاریاں مکمل کر لینا چاہتا ہے تاکہ پاکستان کے خلاف فیصلہ کن حملہ کرے۔

پاکستان کے عوام و خواص کو اپنے اللہ پر بھروسہ ہے وہ اس خداوند تعالیٰ کی رحمت سے نا امید نہیں جس نے فرعون جیسے ظالم حکمران کو جو بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کرتا رہا اور یہ کہتا رہا کہ "میں تمہارا سب سے برتر رب ہوں"۔ آخر موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل ایک عاجز مخلوق کے مقابلے میں فرعون اور اس کے تمام لاؤ لشکر کو ایسا دریا میں غرق کیا کہ تمام ڈرنے والوں کے لئے دنیا اور آخرت میں عبرت کا باعث ہے۔

آج دنیا دیکھ چکی ہے کہ بھارت کے ٹینک، ہوائی جہاز اور آرمرڈ کاریں کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ اور مسلمان پاکستانیوں کو ختم نہ کر سکیں۔ محض اس لئے کہ ہم سب مسلمانوں کا خدا پر اعتماد و بھروسہ ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ جنرل محمد موسیٰ کوئی پیغمبر نہیں ہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ایک ادنیٰ غلام ہیں جس کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مرنے والے مردہ نہیں ہیں —

شاستری کا ظلم بھی فرعون سے کم نہیں۔ یہ اس کا ظلم و ستم ہمیشہ نہیں رہے گا۔ رہا تو شہدائے اسلام کا نام رہے گا— شاستری اور اس کے ساتھی اسی ایٹم بم سے تباہ و برباد ہوں گے جو وہ پاکستان اور کشمیر کے مسلمانوں کے لئے تیار کر رہے ہیں۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ مسلمان تیاری میں غفلت نہ برتیں۔

## اطلاعات و اعلانات

### خاندانِ امیرِ شریعت کو زبردست صدمہ

امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے برادر نسبتی اور خاندان کے مقتدر بزرگ جناب سید عبدالحمید شاہ صاحب بخاری وفات پا گئے۔

احباب و متعلقین امیر شریعت کو گہرے رنج و غم کے ساتھ یہ خبر دی جاتی ہے کہ میرے اکیلے اور حقیقی ماموں، امیر شریعت کے رشتہ میں عم زاد اور برادر نسبتی نیز پاکستان میں حسنی بخاری خاندان کے نہایت نیک نفس، سلیم الطبع اور عبادت گذار بزرگ سید عبدالحمید شاہ صاحب بخاری قریباً ایک برس کی علالت کے بعد اپنے آبائی گاؤں شادیوال ضلع گجرات میں بروز جمعۃ المبارک ۵ جمادی الآخر ۱۳۸۵ھ مطابق یکم اکتوبر ۱۹۶۵ء انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کی وفات راقم کے ننھیال خصوصاً میری والدہ محترمہ کو زبردست صدمہ پہنچا ہے کیونکہ مرحوم کے وجود پر اس شاخ کے مرد بزرگوں کا خاتمہ ہو گیا۔ حضرت امیر شریعت کی زندگی میں طویل سفر یا قید کی صبر آزما ساعتوں میں شاہ صاحب مرحوم ہی گھر کے نگران اور ہم لوگوں کے سرپرست اور مربی ہوتے تھے۔ میں جملہ متعلقین سے خصوصی التماس کروں گا کہ وہ مرحوم شاہ صاحب کی مغفرت اور ترقی درجات کے لئے خلوص دل سے دعا فرمائیں۔ اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اہل و عیال کے خود ہی کفیل و مددگار ہوں اور خاندان بخاری کے جملہ افراد کو صبر و استقامت نصیب فرمائیں۔ آمین!

غم نصیب فقیر سید ابو معاویہ ابوذر عطاء المنعم بخاری نزیل لاہور

### قاری عبدالحی صاحب عابد
### شیخوپورہ میں

۱۵ر اکتوبر ۱۹۶۵ء بروز جمعہ مولانا قاری عبدالحی صاحب عابد جامع مسجد لوہیاں حنفیہ محلہ پنجرافواں والا پرانا شہر شیخوپورہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمائیں گے۔ آپ کی تقریر ایک بجے شروع ہو جائے گی۔

حاجی اللہ دتہ ممبر اصلاح المسلمین شیخوپورہ



### جہاد کانفرنس

چک ۲۶۹/ای بی میں زیر سرپرستی خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی ۱۹ر- ۲۰ر اکتوبر بروز منگل، بدھ ایک جہاد کانفرنس ہو گی جس میں حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری، حضرت مولانا لال حسین اختر اور دیگر علمائے کرام دیہاتی عوام کو جہاد سے روشناس کرائیں گے۔ عوام سے اپیل ہے کہ وہ ذوق و شوق سے شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔

الداعیان:- اہالیان چک ۲۶۹/ای بی نزد منڈی بوریوالہ ضلع منٹگمری

### گم شدہ بچے کی تلاش

مسمی اللہ جوایا عمر ۱۸ سال رنگ گورا قد درمیانہ منہ پر معمولی ماتا کے داغ ہیں، پاگل ہے اور اکثر خاموش رہتا ہے کئی دنوں سے لاپتہ ہے کسی صاحب کو اگر علم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر ثواب دارین حاصل کریں۔

صوفی امام بخش ولد حاجی پیر بخش قوم کمہار مقام ڈاکخانہ جمال پور تحصیل منڈی حاصل پور ضلع بہاولپور ڈویژن

### دعائے مغفرت

جانشین امام الاولیاء حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ کی زیر سرپرستی قائم کردہ مدرسہ تجوید القرآن کوٹ مراد خاں قصور کی انتظامیہ انجمن خدام الدین قصور کے ناظم ہیڈ ماسٹر غلام محمد صاحب پاک و ہند کی حالیہ جنگ کے دوران بھارتی درندوں کی شہری آبادی پر اندھادھند بمباری سے اپنے چچا اور چچازاد دو بہن بھائیوں کے ساتھ شہید ہو گئے ہیں۔ قارئین خدام الدین سے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

قاری محمد شریف قصوری

### بقیہ : مجلس ذکر

تو اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب میں مبتلا کر دے گا۔

برادرانِ محترم! ہمارے پچاس لاکھ کشمیری مسلمان بھائی بھارتی سامراج کے ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں۔ ان پر کافر طرح طرح کے ظلم توڑ رہے ہیں۔ اور پھر بزدل بھارتی درندوں نے ہماری سرحدوں کو پامال کرنے کی ناپاک ناکام سعی کی ہے اس لئے اپنی حفاظت اور کشمیری مسلمانوں کو آزاد کرانے کے لئے لڑنا عین جہاد ہے۔ اس راہ میں کام آنے والا شہید ہوگا، زندۂ جاوید رہے گا اور اللہ رب العزت کی لافانی اور ابدی نعمتوں سے جنت میں متمتع ہو گا۔ اور ۳

### بقیہ : بچوں کا صفحہ

بہتر ہے اور جو تم میں سن سے چھوٹا ہو اس کی نسبت یہ خیال کرو کہ میرے گناہ اس سے زیادہ ہیں لہٰذا وہ بھی مجھ سے بہتر ہے اور اگر تمہارا ہم سن ہے تو یہ خیال کرو کہ مجھے اپنے گناہوں کا تو یقین ہے اور اس کے گناہوں کے بارے میں شک ہے۔ اور شک کو یقین پر ترجیح نہیں ہو سکتی اس لئے وہ بھی مجھ سے بہتر ہے۔

### بقیہ : درس حدیث

کرنے والا ہو گا۔ اب جس کا بھی یہ مقدر ہو بعض غلط تہذیب کے دلدادہ اس کو حرص قرار دے کر ناپسند کرتے ہیں۔ تو یہ ان کی کوتاہ نظری ہے اوّل تو یہ برکت کی حرص ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ دین اور کمالات میں حرص ہی پسندیدہ ہے اور اگر کھانے کی حرص بھی قرار دیا جائے گو برتن میں باقی رہ جانے کے بعد یہ صحیح نہ ہوگا تو بھی اس اعتبار سے جو گہری نظر کا خاصہ ہے کہ ہر نعمت نعمتِ الٰہی ہے اور ہم عاجز بندے اس کی ہر ہر نعمت کے لئے جو عطا فرمائی ہے بہت حریص ہیں تو یہ تو اعلیٰ کمال ہے بلکہ ہمیشہ شوق و حرص کے ساتھ ہی اس تصوّر سے کھانے کی ہر چیز کھانی چاہئے۔ ایک ضروری بات یہ عرض کرنی ہے کہ اگر کہیں ایسے لوگوں کا مجمع ہو جن سے یہ خیال ہوتا ہو کہ یہ انگلیاں چاٹنے پر اور اس کا اور اس کے اسلامی طریقہ ہونے کا مضحکہ یا تحقیر کریں گے اور اس سے وہ اسلام سے خارج ہو جاتے ہیں تو اس مجمع میں آپ یہ عمل نہ کریں۔ ایسا نہ ہو یہ مستحب کام دوسرے ناواقف مسلمانوں کے اسلام سے خارج ہونے کا سبب بن جائے اس لئے ان کے اسلام کو بچانے کے لئے آپ ترک مستحب کرلیں تو نامناسب نہیں۔ ثواب سے محرومی بہتر ہوگی ان کے اسلام سے خارج ہو جانے سے۔

۳ اگر ہم نے اپنے فرض میں کوتاہی کی تو عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی راہ پر چلنے اور اسی راہ میں کام آنے کی توفیق دے اور ہمیں کافروں پر فتح مبین عطا فرمائے۔ آمین!

بچوں کا صفحہ

# قرآنِ کریم کی تلاوت کے اثرات

عطاء اللہ تبسم بورسٹل جیل لاہور

قرآن کریم ایک مقدس اور مقبول کتاب ہے جسے رُوئے زمین پر دن رات کروڑوں مسلمان پڑھتے اور فیض حاصل کرتے ہیں۔ اگر یہ کتاب پہاڑوں پر اتاری جاتی تو پہاڑ بھی پانی کی مانند پگھل کر بہ جاتے چنانچہ اس مقدس کتاب کے اثرات آپ کو مندرجہ ذیل واقعات سے معلوم ہو جائیں گے۔

اصحمہ نجاشی ابھی عیسائی تھا کہ سیدنا جعفر طیارؓ نے اسے سورۂ مریم سنائی۔ اصحمہ اس وقت تخت پر بیٹھا تھا لیکن وہ بے اختیار رونے لگا اور آنسو بہا بہا کر اپنے لئے گلزارِ جنت کی آبیاری کرنے لگا۔

•

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے ایام میں ایک دفعہ مسجد کو آ رہے تھے کہ رستہ میں آتے آتے بیمار ہو گئے۔ یہاں تک کہ راہ ہی میں دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے اور پھر گھر پہنچائے گئے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ کوئی شخص قرآن مجید پڑھ رہا تھا آیتِ عذاب سن کر حالت اتنی متغیر ہو گئی۔

•

لبید عامری وہ زبردست شاعر تھا جس کے اشعار کی نسبت یہ ضرب المثل جاری و ساری تھی۔ ان شعروں کو اپنی گردنوں پر لکھ لو خواہ تمہیں خنجروں کی نوک سے لکھنا پڑے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے وہ ایک بار ملنے کو آئے تو خلیفہ نے مہمان کی دلجوئی کے طور پر فرمایا۔ کچھ اپنے اشعار سناؤ۔ انہوں نے کہا۔ امیر المومنین! جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے قرآن عطا کیا ہے تب سے مجھے اشعار میں کچھ مزہ نہیں آتا۔ حضرت فاروقؓ نے خوش ہو کر اُن کے وظیفہ میں پانسو روپیہ سالانہ کی زیادتی کر دی۔

ابوطلحہؓ انصاری نے قرآن مجید کی جب یہ آیت پڑھی جس کا ترجمہ ہے۔ "نیکی کا اصل درجہ نہیں مل سکتا جب تک کہ اللہ کی راہ وہ شے صرف نہ کرو جو تمہیں بہت پیاری ہے" اُن کے پاس ایک باغ تھا جس کی سالانہ آمدنی پچاس ہزار تھی اسی وقت بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یہ باغ اللہ کی راہ پیش کرتا ہوں۔

•

ولید بن مغیرہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آیتیں پڑھیں جن کو سنتے ہی اس نے گردن جھکائی۔ اور شرمندہ ہو کر حضورؐ کی خدمت سے واپس گیا اور اپنی قوم سے جا کر بولا۔ "میں شعر گوئی سے خوب واقف ہوں۔ میں نے ایسا کلام جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہیں کبھی نہیں سُنا وہ ہرگز شعر نہیں۔

•

جبیر بن مطعم صحابی فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بدر کے دن قریش کے قیدی رہا کرانے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ مغرب کی نماز پڑھاتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں یہ آیت تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ ہے "اے نبی! بے شک تمہارے رب کا عذاب آنے والا ہے۔ پھر کوئی اس عذاب کو دفع نہیں کر سکے گا۔ جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ اس آیت کو سن کر میرا کلیجہ پھٹنے لگا۔

•

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گھر سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادہ سے نکلتے ہیں لیکن اپنی بہن کی زبانی قرآن پاک کی چند آیتیں سن کر موم ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں چلو مجھے اس کی خدمت میں لے چلو جس نے تمہیں یہ سبق پڑھایا ہے۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے بجائے غلامی میں رہنا پسند کرتے ہیں۔

بڑے بڑے بادشاہ محمود صلاح الدین یوسف اور عبدالرحمٰن الداخل اور منصور عباسی جیسے باجبروت تاجوروں کو ان کی خشمگین حالت یا انتقامی صورت سے اگر کوئی چیز روکنے والی ہوتی تھی تو قرآن کی ایک آیت جسے اہل دربار میں کوئی ایک شخص کسی گوشہ سے پڑھ دیتا تھا اور بادشاہ کی حالت یہ ہو جاتی تھی گویا آگ کی چنگاری پر منوں پانی آپڑا یہی وہ واقعات ہیں جو قرآن کے اثرات کا ثبوت دیتے ہیں۔ یہی وہ واقعات ہیں جو ظاہر کرتے ہیں کہ کتاب مجید کی عظمت اور فرقان حمید کی عزت دلوں پر کتنی فرمانروا رہی۔

پیارے بچو! تم بھی دلوں میں قرآن کریم پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کا شوق پیدا کرو۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی مسلمانوں پر ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اس کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے سے نجات دارین حاصل ہوتی ہے جو بچے قرآن کریم پڑھ چکے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ ہر روز صبح اٹھ نماز سے فارغ ہو کر قرآن کریم کی تلاوت کریں۔ اور تلاوت کا کبھی ناغہ نہ کریں۔ اللہ تعالےٰ ہر مسلمان کو قرآن کریم پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

## پیارے نبیؐ کی پیاری باتیں

سید مرتضیٰ النقوی ہیڈ ماسٹر مدرسہ راہوالی

تمام مسلمانوں کو اپنا عزیز خیال کرو۔ جتنے بوڑھے ہیں اُن سب کو اپنے ماں باپ کی جگہ سمجھو اور جتنے بچے ہیں اُن سب کو مثل اپنی اولاد کے تصوّر کرو۔ اور جتنے برابر والے یعنی ہم عمر ہیں اُن سب کو اپنا بھائی خیال کرو۔ اب یہ بتاؤ کہ تم ان میں سے کس پر ظلم کرنا پسند کرو گے، بُرا بھلا کس کو کہو گے، عیب کس کے ظاہر کرو گے، اور اگر شیطان لعین تم کو یہ فریب دینا چاہے۔ کہ تم اپنے آپ کو اوروں سے بہتر سمجھو تو اس کے دفع کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کو تم سن میں اپنے سے بڑا دیکھو اُس کی نسبت یہ خیال کرو کہ وہ ایمان اور اعمال میں نیک ہے۔ مجھ سے مقدّم ہے اس لئے مجھ سے

(باقی صفحہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷

The Weekly "KHUDDAMUDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

چیف ایڈیٹر عبید اللہ انور

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۳۷-۲۴۸۱ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء
(۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۳۹/۹/۶۶۷-۲-۹ DD مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۶۴ء

# اصحابِ رسولؐ

حافظ نور محمد انورؔ

دین و ملّت کے طرفدار تھے اصحابِؓ رسولؐ
ہستیٔ کفر سے بیزار تھے اصحابِؓ رسولؐ

رحمتِ حق کے طلبگار تھے اصحابِؓ رسولؐ
دینِ قیّم کے نگہدار تھے اصحابِؓ رسولؐ

زندگی ان کی بسر خدمتِ ملّت میں ہوئی
کفر سے برسرِ پیکار تھے اصحابِؓ رسولؐ

حُبِّ یارانِؓ نبیؐ پاک کے جذبے کے سبب
سب کے سب پیکرِ ایثار تھے اصحابِؓ رسولؐ

ان کی سطوت کے گواہ آج بھی ہیں بدرؔ و حنینؔ
بخدا ایسے فدا کار تھے اصحابِؓ رسولؐ

ان کے ہر عزم و عمل سے تھا ہراساں باطل
کہ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفّار تھے اصحابِؓ رسولؐ

کرتے تھے جان زر و مال نچھاور حق پر
عدل و انصاف کی سرکار تھے اصحابِؓ رسولؐ

ان کی ہیبت سے ہوئی شوکتِ کسریٰ نابود
کیا ہی جاں باز تھے جرّار تھے اصحابِؓ رسولؐ

ان پہ راضی ہے خدا اور خدا کا محبوبؐ
اپنے اللہ کے دلدار تھے اصحابِؓ رسولؐ

دشمنِ دیں پہ جھپٹ پڑتے تھے شیروں کی طرح
ربِّ قہار کی تلوار تھے اصحابِؓ رسولؐ

ہو نہ کیوں دہر میں نام ان کا فروزاں انورؔ
عاشقِ احمدِ مختارؐ تھے اصحابِؓ رسولؐ

# دعوتِ عمل

یوسف منہاس قلعہ دیدار سنگھ

آؤ پھر عہدِ سلف کی داستاں تازہ کریں
وہ زمیں تازہ کریں وہ آسماں تازہ کریں

غلغلہ جس کا کبھی باطل کے ایوانوں میں تھا
پھر وہ تکبیرِ خدائے دو جہاں تازہ کریں

زندگی سے ہے تقاضائے مسلمانی یہی
پھر حدیثِ سرورِ کون و مکاں تازہ کریں

دیدۂ بینا اگر پیدا کرے ذوقِ یقیں
آج بھی انجم غبارِ کہکشاں تازہ کریں

کفر نے تعمیر کی ہے یادگارِ سومنات
غیرتِ محمود کی ہم داستاں تازہ کریں

زندگی کو زندگی سے آشنا جس نے کیا
قوم کے دل میں وہ احساسِ جواں تازہ کریں

عظمتِ اسلام کی پھر منتظر ہے کائنات
آ کہ یوسفؔ اپنے سجدوں کے نشاں تازہ کریں

فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام عبید اللہ انورؔ پرنٹر اینڈ پبلشر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا